قواعد فقهية فيما يحل ويحرم من الحيوانات

جانوروں کی حلت وحرمت کے متعلق فقہی قاعدے

جمع وترتیب
مختار احمد محمدی مدنی
داعی ومبلغ دعوہ سنٹر الجبیل - مملکت سعودی عرب
00966501847172

تاریخ نشر واشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۴۳ھ/ موافق جون ۲۰۲۲ء

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين وأشهد ألا اله الا الله وحده لا شريک لہ، الہ الأولين والآخرين، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله المبعوث رحمة للعالمين، صلوات الله وسلامه عليه وعلى آله وأصحابه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين، وبعد :

انسان جسم اور روح دو چیزوں سے مرکب ہے، اللہ رب العالمین نے دونوں اعتبار سے انسان کی ہدایت اور اس کی زیست کا بہترین انتظام فرمایا، روحانی غذا کے لئے انبیاء کرام بھیجے، ان پر کتابیں اتاریں، دین اتارا، اور جسمانی غذا کے لئے مختلف حیوانات، اور زمین سے مختلف ومتنوع قسم کی چیزیں پیدا کی۔

روح کی غذا دین اور اس پر عمل ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿**إِنَّ الدِّيْنَ عِندَ اللّٰهِ الإِسْلاَمُ**﴾ (آل عمران:۱۹)

یعنی: ''اللہ کے نزدیک مقبول دین صرف اسلام ہے''۔

﴿**وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيْناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِيْ الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ**﴾ (آل عمران:۸۵)

یعنی: '' جو اسلام کے سوا دوسرا دین تلاش کرے گا اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا''۔

﴿إِنَّ الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا وَعَـمِـلُـوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾(الکہف:۱۰۷)

یعنی :'' جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے یقیناً ان کے لئے جنت الفردوس کی مہمانی ہے۔''

جسم کی غذا کھانے پینے کی چیزیں ہیں، انسان کی اخروی کامیابی کا دارومدار دین اسلام پر عمل میں ہے اوراس کی مادی وجسمانی بقاء کا انحصار غذا اورخوراک پر ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿يَـا أَيُّهَـا الـنَّـاسُ كُلُواْ مِمَّا فِيْ الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾(سورۃ البقرۃ:۱۶۸)

یعنی :'' اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ ہیں کھاؤ اور شیطان کی راہوں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

﴿يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُواْ لِلّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾(سورۃ البقرۃ:۱۷۲)

یعنی : '' اے ایمان والو! جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اوراللہ کا شکر کرو، اگر تم خالص اللہ کی عبادت کرتے ہو۔''

دونوں آیتوں میں اللہ عزوجل نے حلال وپاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم دیا ہے، اس لئے کہ حلال چیزیں جہاں جسم کو صحت وتندرستی اورتوانائی بخشتی ہیں، وہیں ذہنی

راحت وسکون، برکت ومنفعت اوراطمینان کا باعث ہوتی ہیں،انسان کی زندگی پراس کے خوشنما اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس کے برعکس غذا اگر حلال اور پا کیزہ نہ ہوتو انسان کی زندگی پر بڑے خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں، زندگی سے چین وسکون چھن جاتا ہے، مختلف بیماریاں جنم لیتی ہیں، طبعی انتشار،ذہنی خلفشار، روحانی اضطراب وقلق اوراخلاقی گرواٹ وپراگندگی کا سبب بنتے ہیں، اوراولادو ماتحت کے لوگوں پر برا اثرالگ پڑتا ہے۔

حلال اورطیب کا مطلب ہے پاک، نفیس، عمدہ اورلذیذ غذا، جس کے کھانے کوکتاب وسنت صحیحہ میں جائزقرار دیا گیا ہو، طبع سلیم اورفطرت سلیمہ بھی اسے قبول کرتی ہو،اوراس کے استعمال سے طبیعت میں کراہت ونفرت نہ پیدا ہوتی ہو، بلکہ اس کے استعمال سے خوشی واطمینان حاصل ہوتی ہو ۔

یہ واضح رہے کہ جو چیزیں کتاب وسنت میں حلال کی گئی ہیں وہ خود پاک ونفیس ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اثرات ونتائج کے لحاظ سے بھی پا کیزہ اورمفید ہوتی ہیں، اس کے برعکس وہ چیزیں جوشریعت میں حرام کی گئی ہیں وہ خبیث تو ہوتی ہی ہیں انسانی جسم کے لئے مضر بھی ہوتی ہیں کیونکہ اس ذات نے ان کوحرام وخبیث قرار دیا ہے جوسب کا خالق ومالک حقیقی ہے، جواس بات کوبخوبی جانتا ہے کہ کون سی چیز انسان کے لئے مفید ہےاورکون سی نقصان دہ، ایسی چیزوں کے استعمال سے طبع سلیم والوں کو کراہت ہوتی ہے، ساتھ ہی وہ اپنے نتائج کے اعتبار سے بھی زہریلی ومہلک ہوتی

ہیں، اور بڑی بڑی بیماریوں کی موجب وسبب بن جاتی ہیں، جدید تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو چیزیں قرآن وسنت میں جائز اور حلال قرار دی گئی ہیں وہ انسانی صحت کے لئے بیحد مناسب اور مفید ہیں، اور جو حرام کردی گئی ہیں، وہ صحت انسانی، اور اخلاق واطوار کے لئے بیحد نقصان دہ ہیں۔

ایک مومن کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ پاک چیزوں کے کھانے کا اہتمام اور ہر طرح کی حرام چیزیں خواہ وہ حسی ہوں یا معنوی ان سے دوری اختیار کرے۔

(عَنَ اَبِی هَریرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسَوُلَ اللّٰهﷺ قَالَ : (ان اللّٰــه طيـب لا يـقبـل الا طيبـاً وان اللّٰــه امـر المومنين بما أمربـه الـمـرسـلين فقال تعالى ! يَـا أَيُّهَـا الـرُّسُـلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَـالِحاً إِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيْمٌ . وقال تعالى ! يَـا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُلُواْ مِـن طَيِّبَـاتِ مَـا رَزَقْـنَـاكُمْ ثم ذكرالرجل يطيل السفر اشعث اغبريمَدّ يـديه الى السماء يارب يا رب و مطعمه حرام ومشربه حرام و ملبسه حرام و غذّی بالحرام فأنى يستجاب له) (صحیح مسلم)۔

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا: (بے شک اللہ تعالی پاک ہے اور پاک (چیز) ہی قبول فرماتا ہے، اور بلاشبہ اللہ نے مومنوں کو وہی حکم دیا جو رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: (**يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيْمٌ**)

یعنی: (اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں) اور ارشاد فرمایا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) (اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں، کھاؤ)؛ پھر آپ نے ذکر فرمایا کہ ایک آدمی لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ بالوں والا ہے، گرد آلود پاؤں والا ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب، اس کا کھانا حرام کا اس کا پینا حرام کا اور حرام غذا سے اس کی پرورش ہوئی تو کیسے اس کی دعا قبول کی جائے۔

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لیا، اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں فرمایا: رکو رکو اس کھجور کو پھینک دو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ہمارے لئے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے.

غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صدقہ، جس کا کھانا آپ پر حرام تھا، کی ایک کھجور بھی حسین رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا گوارہ نہیں کیا کیونکہ دنیا میں انسان کی نشو ونما پر حرام مال کا بہت برا اثر پڑتا ہے، ایسا شخص جلدی حق قبول نہیں کرتا ہے، وہ سرکش ونافرمان بن جاتا ہے، فواحش ومنکرات کا ارتکاب اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے، جبکہ آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے،

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر وہ جسم جس کی پرورش مال حرام سے ہوئی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (صحیح الجامع)

اس لئے ہمیں اس جانب توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے خود حلال رزق کھائیں حرام چیزوں سے دوری اختیار کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا عادی بنائیں۔

اس وقت پوری دنیا کورونا وائرس کے قہر سے پریشان ہے' کوئی ایسا ملک نہیں ہے جو اس وباء سے محفوظ ہو' اب تک لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں' اس سے دنیا کا سارا نظام ٹھپ پڑ گیا ہے' دنیا کی معیشت تباہی کے دہانے پر ہے' ہر ملک اس کے سامنے بے بس ولاچار ہے' سائنس' ٹیکنالوجی سب بیکار' ابھی تک اس کا کوئی موثر علاج دریافت نہیں ہوسکا ہے' اس وباء نے انسانوں کو ایک دوسرے سے دور کردیا ہے' نفسی نفسی کا عالم ہے' اب تک اس سے بچاؤ کا ایک ہی طریقہ ہے جسے ساری دنیا اپنا رہی ہے وہ ہے ایک دوسرے سے دوری بنا کر رکھنا' یعنی میل جول بند کردیں' بھیڑ بھاڑ کی جگہوں سے اجتناب کریں' کسی سے ہاتھ نہ ملائیں' سب اپنے اپنے گھروں میں محصور ہوجائیں' اس وباء کے متعلق اب تک کی تحقیق سے جو معلوم ہوا ہے کہ اس مہلک وخطرناک بیماری کی اصلی وجہ انسان کا اپنے خالق ومالک حقیقی کی حرام کردہ جانوروں کا اعلانیہ استعمال ہے' یہ بات ہر کس وناکس جانتا ہے کہ یہ وباء چین کے ووہان نامی شہر سے شروع ہوئی' یہاں کی مارکیٹ حرام جانوروں جیسے سانپ چمگادڑ' چوہے' بندر وغیرہ کی خرید وفروخت میں بیحد مشہور ہے' چینی باشندے یہاں

سے ان جانوروں کوخریدتے ہیں اوران کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں، خباثت اور ساتھ ہی ان جانوروں پر ظلم کی تو انتہاء ہوگئی کہ کچھ تو بغیر پکائے زندہ کھاجاتے ہیں ، جانورکو باندھ دیتے ہیں وہ تڑپتا رہتا ہےاورلوگ اسے شوق سے مزے لے لے کر کھاتے رہتے ہیں،ان کے دل میں ذرہ برابر رحم نہیں آتا،الحمدللہ دین اسلام اس طرح کی خباثت ورزالت اورظلم وتعدی سے پاک بڑا ہی آسان اور رحمت والا دین ہے، کورونا وائرس پر ابتدائی تحقیق سے یہی بات ثابت ہوئی ہے کہ یہ وائرس انہیں حرام جانوروں کےاندر پایا جاتا ہےاوران کے ذریعہ انسانوں کےاندر یہ وائرس پھیلا ہے، پہلے چین میں اور پھر وہاں سے پوری دنیا میں۔

جب اس بیماری کا شروعاتی دور تھا اوراس کی دہشت سے ہر شخص حیران وپریشان تھا تو ہر ملک نے اس سے بچاؤ کے لئے لاک ڈاون کردیا تھا یعنی لوگوں کو گھروں میں محصور کردیا تھا جس کی وجہ سے لوگوں کو گھر پر رہنے کا کافی وقت ملا، کبھی ایسا تھا کہ لوگ اپنے بچوں اور بیویوں کومصروفت کی بناء پر وقت نہیں دے پارہے تھے، اس بیماری کی وجہ سے لوگوں کا سارا وقت گھر ہی میں گزرنے لگا، ایک کامیاب عالم وداعی گردوپیش میں ہونے والے واقعات پر گہری نظر رکھتا ہے اور ان واقعات وحالات کودعوت وتبلیغ کے لئے مفید وکارآمد بنانے اوران سے استفادہ کی کوشش میں لگا رہتا ہے، الحمدللہ لوگوں کی اس فرصت کوغنیمت جانتے ہوئے لاک ڈاون میں راقم نے خوداور ہمارے دیگر علماء ودعاۃ نے خوب خوب فائدہ اٹھایا اورلوگوں کی بھرپور

دینی ودنیاوی رہنمائی کی‘ اس کے لئے کئی مفید سلسلے شروع کئے گئے‘ اسی لاک ڈاون کے عرصہ میں راقم نے جانوروں کی حلت وحرمت کے متعلق شرعی قواعد وضوابط پر مشتمل ہفتہ واری دروس کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا تھا‘ جس سے بروقت لوگوں کو اچھی رہنمائی ملی‘ یہ کتابچہ اسی مسلسل دروس وبیانات کا حصہ ہے‘ اس کتابچہ کی اہمیت وضرورت اور بڑھ جاتی ہے کہ اسلام میں کن جانوروں کا کھانا حلال اور کن جانوروں کا کھانا حرام ہے‘ اس کے متعلق عوام میں کم علمی بلکہ لاعلمی پائی جاتی ہے‘ اسی اہمیت کے پیش نظر اسے تحریر کی شکل میں لانے کی ادنی کوشش کی گئی ہے اللہ شرف قبولیت بخشے‘ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ یہ کتاب علماء وعوام سب کے لئے یکساں مفید ہوگی‘ انسان بہر حال انسان ہے اور کمال صرف اللہ کے لئے ہے‘ کسی بھی خطاء وغلطی کی رہنمائی کرنے والے کا ہم ابھی سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مرتب

قاعدہ نمبر(۱) اللہ ہی تحلیل وتحریم کا حق رکھتا ہے:

اس موضوع کی بہت ساری آیات واحادیث ہیں، جن میں چند یہ ہیں۔

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تُحَرِّمُواْ طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ، وَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ حَلاَلاً طَيِّباً وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِيَ أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُون﴾(سورۃ المائدۃ:۸۷-۸۸)

یعنی: ''اے ایمان والو! اللہ نے جو پاکیزیں چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں، ان کو حرام مت کرو اور حد سے آگے مت نکلو، اللہ تعالی حد سے آگے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا، اور اللہ نے جو حلال اور پاکیزہ چیزیں دی ہیں ان کو کھاؤ اور جس اللہ پر ایمان رکھتے اس سے ڈرو''۔

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَاماً وَحَلاَلاً قُلْ آللّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّهِ تَفْتَرُون﴾(سورۃ یونس:۵۹)

یعنی: '' آپ فرمادیجئے کہ یہ تو بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ رزق بھیجا ہے اس میں سے تم نے کچھ حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دے دیا، آپ ان سے پوچھیں کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا اللہ پر بہتان تراشی کرتے ہو''۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلاَ تَقُولُواْ لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَـذَا حَلاَلٌ وَهَـذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُواْ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُونَ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لاَ يُفْلِحُونَ ﴾(سورۃ النحل:۱۱۶)

یعنی: ''یعنی: کسی چیز کے بارے میں اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے یہ اللہ پر تمہارا جھوٹ اور بہتان ہے' جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔''

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(الحلال ما أحله الله فی کتابه ' والحرام ما حرم الله فی کتابه وما سکت عنه فهو مما عفا لکم فلا تتکلفوه (سنن ترمذی وابن ماجه ' وحسنه الألبانی فی صحیح سنن ابن ماجه)

یعنی: '' حلال وہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے' اور جس کے بارے میں اس نے سکوت اختیار کیا وہ معاف ہے تم تکلف نہ کرو''۔

حلال چیز کے حرام کرنے میں یا اس کے برعکس حرام چیز کو حلال کرنے میں علماء وامراء کی اطاعت کرنا اللہ کے علاوہ ان کو رب بنانا اور ان کی عبادت کرنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**اتَّخَذُواْ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُواْ إِلاَّ لِيَعْبُدُواْ إِلَـهاً وَاحِداً لاَّ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ**﴾(سورۃ التوبۃ:۳۱)

یعنی: ''ان لوگوں (اہل کتاب) نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء وزہاد اور مسیح ابن مریم (عیسی علیہ السلام) کو رب بنالیا اور حالانکہ انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا' جس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں' وہ جو شریک کرتے ہیں اس سے وہ پاک ہے''۔

جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے ان کی عبادت تو نہیں کی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں تھا کہ اللہ نے جو حلال کیا تھا وہ اسے حرام کہتے تو تم لوگ بھی اسے حرام مانتے' اور اللہ نے جو حرام کیا تھا وہ اسے حلال کہتے تو تم سب اسے حلال کہتے؟ انہوں نے کہا ہاں ایسا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہی ان کی عبادت ہے''۔(سنن ترمذی وصحح الألبانی)

<u>قاعدہ نمبر (۲) اللہ نے جو چیزیں حلال کی ہیں وہ پاکیزہ ہیں' ان میں عمومی طور پر کوئی نقصان نہیں ہے اور جو چیزیں حرام کی ہیں وہ مضر ونقصان دہ ہیں:</u>

اللہ ہی سب کا خالق ہے وہی انسان کی طبیعتوں کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا ہے' اس نے جو حلال کیا ہے اس میں عام طور پر کوئی نقصان نہیں ہے' ممکن ہے کسی بیماری کی وجہ سے وہ چیز کسی خاص شخص کے لئے نقصان دہ ہو لیکن وہی چیز ان لوگوں کے لئے جو اس بیماری سے محفوظ ہیں نقصان دہ نہیں ہوگی' البتہ اللہ نے جو چیزیں حرام کی ہیں ان میں کسی کے لئے کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّـهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالْـطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (سورۃ الأعراف:۳۲)

یعنی: ''آپ ان سے پوچھئے کہ اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جو زینت اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہے'اور قیامت کے دن تو خالص انہی کے لئے ہوں گی اسی طرح تمام آیات کو سمجھ دار قوم کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿الَّـذِيـنَ يَتَّبِـعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِـنـدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُـحِلُّ لَهُـمُ الـطَّيِّبَاتِ وَيُـحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالأَغْلاَلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (سورۃ الأعراف:۱۵۷)

یعنی: ''جولوگ اس رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں' جسے وہ لوگ اپنے پاس توراۃ وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں' وہ ان کونیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں' اور منکر باتوں سے منع کرتے ہیں' اور پاکیزہ چیزوں کوحلال اور گندی چیزوں کوان پر حرام فرماتے ہیں' اوران لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں' پس جولوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں' اس کی حمایت اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جواس کے ساتھ بھیجا گیا ہے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں''۔

<u>قاعدہ نمبر(۳) حیوانات' دنیاوی معاملات اور کھانے پینے کی چیزوں میں اصل حلت اور جواز ہے:</u>

یہ اللہ کی رحمت کا ادنی سانمونہ' اور دین اسلام کے آسان ہونے کی بڑی واضح دلیل ہے۔

اس قاعدے کے تحت: بطخ' ہرن' موز' زرافہ' بلبل' طوطا حلال ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿هُوَ الَّـذِىْ خَلَقَ لَكُم مَّا فِىْ الأَرْضِ جَمِيْعا ﴾ (سورۃ البقرۃ:۲۹)

یعنی: ''وہ اللہ ہی ہے جس نے زمین کی تمام چیزوں کوتمہارے لئے پیدا کیا''۔

أبوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (ما أحل الله فى كتابه فهو الحلال ' وما حرم فهو الحرام ' وما سكت عنه

فهو عفو ' فاقبلوا من الله عافيته) (رواه البزار والطبراني والحاكم' وقال البزار : اسناده صالح ' وقال الحاكم هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ' وقال الذهبي في التلخيص : صحيح ' وقال الهيثمي : اسناده حسن ورجاله موثقون ' وصححه الألباني في التعليقات الرضية ۳ / ۲۴)

ترجمہ:''جس کو اللہ اپنی کتاب میں حلال قرار دے دیا وہ حلال اور جس کو حرام کر دیا وہ حرام ہے اور جس کے بارے میں سکوت اختیار کیا وہ معاف ہے' اللہ کی طرف سے اس کی عافیت کو قبول کرو''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (**ان أعظم المسلمين جرماً من سأل عن شيء لم يحرم فحرم من أجل مسالته**) (بخاری ومسلم)

ترجمہ:''مسلمانوں میں بڑے جرم والا وہ شخص ہے جس کے کسی سوال کی وجہ سے جو چیز حرام نہیں تھی حرام کر دی گئی''۔

یہ دور رسالت کی بات تھی جب شریعت کا نزول ہو رہا تھا اب تشریعی دور ختم ہو گیا ہے جو حلال ہونا تھا وہ حلال اور جو حرام ہونا تھا وہ حرام ہو گیا' لیکن ایسے سوالات سے منع کر دیا گیا ہے جو تکلف وتصنع سے پر ہوں یا محال چیزوں کے بارے میں ہوں' یا اپنی علمی برتری وتفوق کو ثابت کرنے لئے ہوں' یا کسی کی تضحیک وتحقیر مقصود ہو۔

جن جانوروں کے حلال ہونے کی دلیل کتاب وسنت میں بصراحت موجود ہے وہ درج ذیل ہیں:

ا-۸/ بہیمۃ الأنعام: مویشی چوپائے (اونٹ، گائے، بھیڑ، اور بکرا، ہر ایک میں نر اور مادہ، دونوں جنس ملا کر آٹھ قسمیں ہو جاتی ہیں)

ارشاد باری تعالی ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَوْفُواْ بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ﴾ (سورۃ المائدۃ:۱)

یعنی: ''اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو، تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں''۔

۹/ گھوڑا: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (**نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر، ورخص في لحوم الخيل** (بخاری)

ترجمہ: ''نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے سے منع فرمایا، اور گھوڑوں کے گوشت کھانے کی رخصت دی۔ (بخاری)

أسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (**نحرنا فرسا على عهد رسول الله فأكلناه.** (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''ہم نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں گھوڑا ذبح کیا اور کھایا''۔

۱۰/خرگوش: انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (**أنفجنا أرنبا بمر الظهران ، فأخذتها فجئت بها الى أبى طلحة ، فذبحها فبعث بوركيها أو قال بفخذيها ، الى النبى ﷺ فقبلها** (متفق علیہ)

ترجمہ: "ہم سب نے مرالظہر ان میں ایک خرگوش کو دوڑایا، میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے لے کر ابوطلحہ کے پاس آیا، انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیج دی، تو آپ نے قبول فرمالیا"۔

۱۱/ٹڈی

۱۲/مچھلی: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (**أحلت لنا ميتتان ، ودمان ، فأما الميتتان فالحوت والجراد ، وأما الدمان فالكبد والطحال** (مسند احمد، صحیح الجامع برقم ۲۱۰)

یعنی: "ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کردیئے گئے ہیں، رہے دو مردار تو وہ مچھلی اور ٹڈی ہے، اور رہے دو خون تو وہ کلیجی اور تلی ہے۔

نوٹ: انہیں جانوروں کی کلیجی اور تلی حلال ہے جن کا کھانا حلال ہے، جو جانور حرام ہیں ان کی کوئی بھی چیز کھانا حلال نہیں ہے۔

۱۳/زیبرا (جنگلی گدھا) جسے عربی زبان میں حمار وحشی کہا جاتا ہے۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے زیبرا کا شکار کیا' نبی اکرم ﷺ کو اس کا ایک ٹکڑا پیش کیا' تو آپ نے تناول فرمایا' اور صحابہ سے فرمایا: وہ حلال ہے کھاؤ۔ (بخاری ومسلم)

۱۴/ مرغی: ابوموسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (**رأیت النبی ﷺ یأکل دجاجا**) (متفق علیه)

یعنی: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا''۔

۱۵/ سانڈا: ابن عباس رضی اللہ عنہما خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میمونہ کے گھر تشریف لے گئے' آپ ﷺ کے سامنے بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ بعض امہات المؤمنین نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو بتادیں کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ سانڈا ہے' تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی زمین میں نہیں پایا جاتا ہے' اس لئے میری طبیعت نہیں چاہتی' خالد بن الولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا' آپ ﷺ دیکھ رہے تھے ۔ (بخاری ومسلم)

وضاحت :ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عباس اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ تھیں، یہ تین بہنیں تھیں ایک یہ خود، دوسری لبابۃ الکبری جنکی کنیت تھی ام الفضل یہ عبد اللہ بن عباس کی والدہ تھیں، تیسری بہن کا نام لبابہ الصغری تھا یہ خالد بن الولید کی والدہ تھیں۔

۱۶/ الضبع :(لکڑ بگھا)اس کے بارے میں علماء کے یہاں اختلاف ہے، احناف اسے حرام کہتے ہیں جبکہ جمہور علماء کے یہاں جائز ہے، جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمار کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ضبع (لکڑ بگھا) کے بارے میں سوال کیا کیا وہ شکار ہے؟ توانہوں نے فرمایا ہاں، میں نے کہا: کیا میں اس کو کھاؤں؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے ان سے کہا کیا اللہ کے رسول ﷺ نے کہا ہے ؟ انہوں نے کہا: ہاں''۔(سنن ترمذی، صححہ الألبانی)

<u>وہ جانور جن کی حرمت پر کتاب وسنت میں صراحت کے ساتھ نصوص موجود ہیں وہ درج ذیل ہیں:</u>

۱/خنزیر(سور)

ارشاد باری تعالی ہے:﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [سورۃ البقرۃ:۱۷۳]

یعنی: ''تم پر مردہ اور بہا ہوا خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو اللہ نے حرام کر دیا ہے' البتہ جو مجبور ہو جائے اور وہ خواہشمند اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ہے اللہ تعالی ہی بخشنے والا مہربان ہے'' ۔

وضاحت! اس آیۃ میں صرف چار ایسی چیزیں بیان کی گئی ہیں جن کا کھانا حرام ہے جبکہ ان کے علاوہ بھی دین اسلام میں کئی چیزیں حرام ہیں' تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں جو حصر ہے وہ حصر اضافی یا حصر نسبی ہے یعنی مشرکین مکہ کے اس فعل کے ضمن اور تردید میں کہ وہ حلال جانوروں کو بھی حرام کر دیتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا: حرام تو صرف یہ یہ ہیں' جن کو تم نے حرام کر لیا ہے وہ تو حرام نہیں ہیں' اس لئے اس آیۃ سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ دین اسلام میں چار ہی چیزیں حرام ہیں' خود قرآن کریم کی دیگر آیتوں میں مزید ان چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا کھانا حرام ہے۔

۲/ گھریلو گدھا

۳/ خچر

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خیبر کے دن ہم نے گھوڑے' خچر اور گدھے سب ذبح کر رکھے تھے' آپ ﷺ نے خچر اور گدھے سے منع فرمادیا' البتہ گھوڑے سے منع نہیں کیا''۔ (مسند احمد' سنن ابوداؤد' صححہ الألبانی)

قاعدہ نمبر (۴) حلال جانوروں میں سے جس کو غیر شرعی طریقے سے جیسے الیکٹرک کا شاٹ دے کر، یا غیر اللہ کے نام پر یا ایسی جگہ ذبح کیا گیا ہو جہاں شرک ہوتا ہے ان کا کھانا حرام ہے:

اللہ کا ارشاد ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [سورۃ المائدۃ:۳]

یعنی: ’’تم پر حرام کیا گیا مردار اور بہا ہوا خون اور سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سواء دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو کسی مار سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مر گیا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر دو تو حرام نہیں ہے، اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ کہ تیروں سے قسمت آزمائی کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج

کفار تمہارے دین سے مایوس ہوگئے ہیں خبردار تم ان سے نہ ڈرنا بلکہ مجھی سے ڈرتے رہنا' آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا' پس جو شخص شدت بھوک میں بیقرار ہوجائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہوتو یقیناً اللہ تعالی معاف کرنے والا بہت مہربان ہے''۔

آیۃ میں وارد الفاظ کی وضاحت:

۱/ میتة : سے مراد ہر وہ حلال جانور ہے جو بغیر ذبح کئے طبعی طور پر یا کسی حادثے سے مرگیا ہو'یا شرعی طریقہ کے خلاف اسے ذبح کیا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹنے سے مرگیا ہو' یا پتھر یا لکڑی کے مارنے سے مرگیا ہو یا جھٹکے سے ذبح کیا گیا ہو جیسا کہ آجکل مشینی ذبح کا طریقہ ہے'البتہ حدیث میں دو مردار جانور حلال کئے گئے ہیں ایک مچھلی دوسری ٹڈی یہ دونوں میتہ کے حکم سے مستثنی ہیں۔

۲/ دم : سے مراد دم مسفوح ہے یعنی ذبح کے وقت جو خون نکلتا اور بہتا ہے وہ حرام ہے البتہ گوشت کے ساتھ جو خون لگا رہتا ہے وہ حلال ہے' حدیث میں دو خون حلال کئے گئے ہیں: ایک کلیجی اور دوسرا تلی۔

۳/وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰه: وہ جانور یا کوئی اور چیز جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے اس کی مختلف صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ غیر اللہ کے تقرب اور

اس کی خوشنودی میں اس کو ذبح کیا جائے اور ذبح کرتے وقت نام بھی اسی بت یا بزرگ کا لیا جائے دوسری صورت یہ ہے کہ مقصد غیر اللہ کا تقرب ہو لیکن ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے جیسا کہ جاہل مسلمانوں میں رائج ہے وہ جانور کو بزرگوں کے نام نامزد تو کرتے ہیں مثلا یہ بکرا فلاں پیر کا ہے یہ گائے فلاں پیر کی ہے یہ مرغ فلاں پیر کا ہے یہ جانور گیارہویں کے لئے ہے وغیرہ وغیرہ لیکن ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں تو یہ صورت بھی حرام و ناجائز ہے کیونکہ ان سے مقصود اللہ کی رضا نہیں بلکہ مردوں اور اہل قبور کی رضا مقصود ہے، جانور کے علاوہ جو چیزیں بھی غیر اللہ کے نام پر نذر و نیاز اور چڑھاوے کی ہوں گی وہ حرام ہوں گی جیسے درگاہوں کے ارد گرد فقراء ومساکین پر دیگوں اور لنگروں یا مٹھائیوں اور پیسوں کی تقسیم، یا وہاں صندوقچوں میں نذر و نیاز کے پیسے ڈالنا یا عرس کے موقع پر وہاں دودھ پہنچانا یا کھانے پینے کی اشیاء پہنچانا یہ سارے کام حرام و ناجائز ہیں، اور اثم وعدوان پر تعاون ہے۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ ''بوانہ'' کے مقام پر اونٹ ذبح کرے گا، جب اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! کیا وہاں دور جاہلیت میں کوئی بت تو نہیں تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: کیا وہاں مشرکین کا کوئی میلہ تو نہیں لگتا تھا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ نہیں!

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرلو، اور یاد رکھو جو نذر اللہ کی نافرمانی میں ہو یا انسان کی قدرت اور اس کی ملکیت سے باہر ہو تو اسے پورا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے ''۔[سنن ابوداؤد]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے آستانوں پر بھی جانور ذبح کرنا جائز نہیں ہے جو غیر آباد ہیں تو پھر ان آستانوں اور درگاہوں اور مزاروں پر جانور ذبح کرنا کیسے جائز ہوگا جو مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں اور جہاں اللہ کو چھوڑ کر فوت شدگان کی عبادت و پرستش کی جاتی ہے۔

۴/ مُنْخَنِقَة: یعنی وہ حلال جانور جس کا گلا گھونٹ کر یا دبا کر اسے مار دیا جائے یا کسی چیز میں پھنس کر اس کا گلا خود گھٹ جائے اور وہ مر جائے دونوں صورتوں میں حرام ہے۔

۵/ مَوْقُوْذَة : یعنی وہ حلال جانور جس کو کسی نے پتھر لاٹھی یا اور کوئی چیز ماردی جس سے وہ جانور مر گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔

٦/ مُتَرَدِّيَة : یعنی وہ حلال جانور جو خود گر کر مر گیا ہو یا کسی نے پہاڑ یا اونچی جگہ سے دھکا دے کر گرا دیا ہو اور پھر وہ مر گیا ہو تو اس کا کھانا حرام ہے۔

۷/ نَطِيْحَة : وہ حلال جانور جسے کسی نے ٹکر ماردی اور ذبح کئے بغیر وہ مر گیا، یا دو جانوروں نے آپس میں لڑائی کی اور ایک مر گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔

۸/ مَـا أَكَلَ السَّبُعُ : وہ حلال جانور جس کو درندوں نے جیسے شیر چیتا' عام کتا اور بھیڑیا وغیرہ نے کھالیا ہو اور وہ مر گیا ہو' تو اس کا کھانا حرام ہے۔

مذکورہ تمام جانوروں کا کھانا حرام و ناجائز ہے لیکن یہ مذکورہ جانور اگر اس حال میں ملیں کہ ان میں روح اور زندگی کے آثار باقی ہوں پھر انہیں شرعی طریقے سے ذبح کرلیا جائے تو ان کا کھانا حلال ہوگا۔

۹/ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ : مشرکین مکہ اپنے بتوں کے قریب پتھر یا کوئی چیز نصب کر کے ایک خاص جگہ بناتے تھے جسے نصب کہتے تھے وہاں وہ بتوں' فرشتوں اور نبیوں کے نام نذر کئے گئے جانور ذبح کرتے تھے' جیسے آج کے مسلمان درگاہوں اور مزاروں پر ایک خاص جگہ بناتے ہیں جہاں جانور ذبح کرتے ہیں' ایسے جانورں کا کھانا حرام ہے۔

<u>ایک جانور کا گوشت اسی وقت کھانا حلال ہوتا ہے جب درج ذیل ساری شرطیں بیک وقت اس کے اندر پائی جائیں۔</u>

(۱) جانور ایسا ہو جس کا گوشت کھانا شریعت میں حلال ہو جیسے اونٹ' گائے' بھینس' بکری' مرغی' ہرن' بھیڑ وغیرہ۔

(۲) ذبح کی نیت اور اس کا مقصد اللہ کی رضا اور اس کا تقرب ہو: جیسے قربانی کے دن جانور ذبح کرنا یہ جہاں ہم مسلمانوں کا شعار ہے' وہیں اس دن اللہ کی

بہت بڑی عبادت ہے۔

بچے کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ میں چھوٹے جانور ذبح کرنا سنت موکدہ ہے۔

ولیمہ میں جانور ذبح کرنا یہ بھی سنت مؤکدہ ہے۔

مہمان کی ضیافت میں جانور ذبح کرنا نہ صرف جائز بلکہ مطلوب ومحمود اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم اور مہمان کی تکریم وتوقیر ہے۔

تجارت کی غرض سے حلال جانور ذبح کرکے اس کا گوشت بیچنا یہ بھی جائز ہے۔

خود اپنے کھانے کے لئے جانور ذبح کرنا یہ بھی حلال ہے۔

(۳) اللہ کے نام سے جانور ذبح کرنا یعنی ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ أکبر کہنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَكُلُواْ مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ﴾ (سورۃ الأنعام:۱۱۸)

یعنی: ''جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہو''۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلاَ تَأْكُلُواْ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْق ﴾(سورۃ الأنعام:۱۲۱)

یعنی:''اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو' اور یہ کام نافرمانی کا ہے''۔

اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے(ما أنهر اماأنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا) (بخاری ومسلم)

ترجمہ: جوخون کو بہادے اوراس پر اللہ کا نام لیا گیا ہواسے کھاؤ''۔

آپ ﷺ جانور ذبح کرتے تو بسم اللہ اللہ اُکبر کہہ کر ذبح کرتے ۔(مسلم' سنن أبوداوٗد)

(۴) جانور کو ایسی جگہ ذبح کیا جائے جہاں شرک نہ ہوتا ہو یا وہاں کفار ومشرکین کا مذہبی میلہ ٹھیلہ نہ لگتا ہو۔

(۵)ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو۔

اللہ کا ارشاد ہے:﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾(سورۃ المائدۃ:۵)

یعنی: جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کا کھانا(ذبیحہ) تمہارے لئے اور تمہارا کھانا(ذبیحہ)ان کے لئے حلال ہے''۔

عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے خیبر کے دن چربی سے بھرا مشکیزہ دیا گیا تو میں نے اسے اپنے پاس رکھ لیا اور کہا کہ میں اس سے آج کسی کو کچھ نہیں دوں گا' جب میں متوجہ ہوا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے''۔

(بخاری ومسلم)

اہل کتاب کے ذبیحے حلال ہونے پر اجماع ہے بشرطیکہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہو۔ اگر بجلی کا شاٹ دے کر یا گلا دبا کر یا کسی اور حرام طریقے سے ذبح کیا ہو تو وہ حلال نہیں ہوگا' جیسے اگر کوئی مسلمان ناجائز طریقہ سے ذبح کرے تو اس کا کھانا حلال نہیں ہوتا اسی طرح اہل کتاب کا حکم ہے' یہاں یہ واضح رہے کہ اگر کوئی مسلم ذبح کرتا ہے تو یہ سوال نہیں کیا جائے گا کہ اس نے حلال طریقہ سے ذبح کیا ہے یا حرام؟ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں؟ اس طرح کا سوال نہیں کیا جائے گا' صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چند لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے پاس کچھ لوگ گوشت بھیجتے ہیں اور ہمیں نہیں معلوم کہ انہوں نے اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرما: اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔

(٦) جانور کو ایسے چیز سے ذبح کیا جائے جس سے ذبح کرنا شریعت میں جائز ہے ساتھ ہی خون کو بہا دے جیسے چاقو چھری' پتھر' شیشہ وغیرہ' اگر دانت اور ناخن سے ذبح کیا گیا ہو تو وہ حلال نہیں ہوگا گر چہ اس کا خون بہ گیا ہو اور ذبح کی ساری

شرطیں پائی جاتی ہوں، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :(**مَــا أَنْهَـرَ الــدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا ، لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفُرُ**)(بخاری ومسلم)

یعنی: دانت اور ناخن کے علاوہ جو (آلہ) خون کو بہادے اور اس پر اللہ کا نام لے گیا ہوتو اسے کھاؤ، آپ ﷺ نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔(بخاری ومسلم)

(ے) ذبح اسلامی طریقہ پر کیا جائے یعنی جانور کا گلا کاٹ کر خون بہایا جائے، اگر الیکٹرک شاٹ دے کر ذبح کیا گیا ہو یا گلا گھونٹ کر تو اس کا کھانا حرام ہے وہ مردار کے حکم میں ہے جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے۔

یہ سات شرطیں ہیں جب تک کسی جانور کو ذبح کرتے وقت نہیں پائی جائیں گی اس جانور کا کھانا حلال نہیں ہوگا۔

<u>غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے کی بہت ساری صورتیں ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:</u>

(ا) کسی پیر، ولی، جن یا شیطان یا نبی ورسول کا تقرب اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جانور ذبح کرنا، گرچہ اللہ کے نام ہی سے کیوں نہ ذبح کیا گیا ہو کیونکہ اس کا مقصد اللہ کی رضا وخوشنودی نہیں بلکہ فوت شدگان اور غیر اللہ کی رضاء کے لئے ذبح کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے : ﴿ قُلْ إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن . لا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾(سورۃ الانعام:۱۶۲)

یعنی:''کہہ دیجئے بیشک میری صلاۃ' میری عبادت' اور میرا جینا و مرنا صرف اللہ کیلئے ہی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مطیع ہونے والوں میں سے پہلا (آدمی) ہوں۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(سورۃ الکوثر:آیۃ:۳)

یعنی:'' اپنے رب کے لئے صلاۃ پڑھ اور (اسی کے لئے) قربانی کر''۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے(: لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ) (صحیح مسلم)

ترجمہ:''اللہ کی اس پر لعنت ہو جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے''۔

(۲) ایسی جگہ جانور ذبح کرنا جہاں کبھی شرک ہوتا تھا یا ہو رہا ہو' گرچہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام ہی کیوں نہ لیا گیا ہو۔

اس قسم میں وہ جانور بھی شامل ہیں جنہیں لوگ درگاہوں اور آستانوں کے مجاوروں کو بزرگوں اور پیروں کی نیاز کے نام پر دے کر چلے آتے ہیں جسے وہ مجاور بعد

میں ذبح کرتے ہیں، یا بیچ دیتے ہیں، جیسے بہت ساری قبروں پر بورڈ لگے ہوتے ہیں کہ ''نذرونیاز کے بکرے یا جانور یہاں جمع کرائیں''۔

(۳) ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لینا جیسے عیسی علیہ السلام، یا کسی ولی یا کسی نبی یا فرشتہ کا نام لینا: کیونکہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّهِ﴾ [سورۃ البقرۃ:۱۷۳]

یعنی: ''تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون، اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے''۔

اللہ تعالی نے ہمیں انہیں جانوروں کے کھانے کا حکم دیا ہے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

(۴) مکان ودوکان کی بنیاد رکھتے وقت یا نئے گھر میں جاتے وقت جن وشیاطین کے شر سے بچنے کے لئے جانور ذبح کرنا یہ ساری صورتیں حرام وناجائز ہیں۔

<u>قاعدہ نمبر (۵) جانوروں میں سے ہر پاکیزہ جانور کا کھانا حلال اور ہر خبیث جانور کا کھانا حرام ہے:</u>

ارشاد باری تعالی ہے﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ ﴾(سورۃ الأعراف:۱۵۷)

یعنی: ''پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں''۔

جانور کا گوشت پاکیزہ ہے یا خبیث' اس جانور کی صفات اور اس کے کھانے پینے کی چیزوں سے معلوم ہوگا' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ نے جو حلال کردیا ہے وہ پاکیزہ ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی عمومی نقصان نہیں ہے' اور جس کو اللہ نے حرام کردیا ہے یا جس کی خباثت بتادی ہے وہ دین دنیا' جسم وصحت' اخلاق وکردار ہر لحاظ سے نقصان دہ ہے۔

یہاں ایک اشکال پیدا ہورہا ہے کہ جن جانوروں کی حلت وحرمت یا ان کی خباثت پر کوئی نص اور دلیل نہیں ہے ایسی صورت میں کیا کیا جائے گا؟ اس مسئلہ میں صحیح بات یہ ہے کہ جانوروں کو دیکھا جائے گا اس میں لوگوں کی طبیعتوں کا اعتبار نہیں ہوگا' اس لئے کہ کچھ لوگ حرام چیزوں کے کھانے میں بھی لذت محسوس کرتے ہیں' لہذا ہر وہ جانور جس کا گوشت پاکیزہ ہے اس میں کوئی نقصان نہیں ہے اس کا کھانا حلال ہے جب تک کہ اس کی ممانعت کی واضح دلیل نہ ہو' اور وہ جانور جو خبیث ومضر ہو' یا گندی چیزیں کھاتا' یا چیڑ پھاڑ کرتا ہو یا پنجہ سے شکار کرتا ہو اس کا کھانا حرام ہوگا۔

<u>وہ جانور جو خبیث ومضر ہیں اور ان کا کھانا حرام ہے' وہ درج ذیل ہیں:</u>

۱/ تمام کیڑے مکوڑے۔

۲/ مکھیاں اور مچھر وغیرہ جو انسانی جسم کے لئے نقصان دہ اور خطرناک ہیں

۳/ بندر وہ خود اور اس کا گوشت خبیث ہے۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے علماء کے درمیان اس بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں کہ بندر کھانا حرام ہے۔(التمہید ۱/ ۱۵۷)

۴/ چمگادڑ اس کا بھی گوشت خبیث ہے۔

<u>قاعدہ نمبر(٦) جانوروں کی حرمت کا تعلق عربوں کی طبیعت سے نہیں ہے کتنے جانور ہیں جنہیں عربوں کی طبیعت کھانا نہیں چاہتی لیکن وہ حلال ہے:</u>

شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''طیب سے یہ بھی مراد نہیں ہے کہ کسی قوم کے یہاں وہ لذیذ ہو مثال کے طور پر عرب قوم کے یہاں، اور نہ ہی کسی چیز کے طیب ہونے میں اس بات کا اعتبار ہے کہ عرب کے لوگ اس کے عادی ہوں، یہ ساری چیزیں اللہ تعالی کے یہاں کسی چیز کے حرام کرنے میں مانع نہیں ہوتیں، عرب کے لوگ مردار، اور خون اسی طرح دیگر اَشیاء (جیسے زندہ اونٹ سے کوہان کاٹ کر) کے کھانے کے عادی تھے، اس کے باوجود اللہ نے اس کو حرام قرار دیا، صحیحین میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ضب (سانڈا) پیش گیا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور نہیں کھایا، آپ سے پوچھا گیا: کیا وہ حرام ہے تو آپ نے فرمایا: نہیں، میری قوم میں نہیں پایا جاتا اس لئے میری طبیعت نہیں چاہتی، اس سے معلوم ہوا کہ قریش کا کسی بھی کھانے کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اسے مؤمنوں پر حرام نہیں کیا گیا،

لہذا کسی بھی قوم کی پسند وناپسند کا کوئی اعتبار نہیں۔

قاعدہ نمبر(۷) چیڑ پھاڑ کرنے والا ہر درندہ حرام ہے:

ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ہر چیڑ پھاڑ کرنے والے درندے کو کھانے سے منع فرمادیا ہے۔(بخاری ومسلم)

ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

چیڑ پھاڑ کرنے والے سے وہ جانور مراد ہیں جن کے اندر دووصف پائے جاتے ہوں:

(۱) طاقتور دانت کا ہونا۔

(۲) اور دانتوں سے اس کا شکار کرنا۔

ان دونوں وصفوں کا پایا جانا ضروری ہے' اگر جانور دانتوں سے شکار نہیں کرتا ہے تو حرام نہیں ہوگا کیونکہ ہر جانور کے پاس دانت ہوتے ہیں۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان جانوروں کو حرام قرار دیا گیا ہے جن کے اندر دووصف پائے جاتے ہوں اس کے پاس دانت کا ہونا' اور وہ فطری طور پر درندہ ہو یعنی دانتوں سے شکار کرتا ہو' جیسے شیر' بھیڑیا' ٹائیگر' چیتا وغیرہ رہا ضبع (لکڑ بگھا) تو اس میں صرف ایک وصف پایا جاتا ہے' وہ فطری درندوں میں سے نہیں ہے ''۔(اعلام الموقعین ۲/۱۱۷)

وہ درندے جن کے اندر مذکورہ دونوں وصف پائے جائیں وہ حلال نہیں ہیں: جیسے

شیر، چیتا، ٹائیگر، بھیڑیا، کتا، لومڑی، ریچھ، جیکال (Jackal) اور بلی وغیرہ۔

قاعدہ نمبر (۸) پنجوں سے شکار کرنے والا ہر پرندہ حرام ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ہر وہ پرندہ جو پنجوں سے شکار کرتا ہے اس کے کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

پنجے سے مراد یہ ہے کہ وہ اس سے شکار کرتا ہو جیسے شاہین، باز، چیل، گدھ، الو وغیرہ، یہ نہیں مراد ہے کہ وہ پنجوں سے پکڑ کر کھاتا ہو۔

قاعدہ نمبر (۹) ہر وہ جانور جس کو مارنے کا حکم دیا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے:

اس لئے کہ اگر اس کا کھانا حلال ہوتا تو اس کو شرعی طریقہ پر ذبح کرنے کا حکم ہوتا اس کو مار کر اسے برباد کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن جانوروں کے قتل کا حکم ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (المجموع ۲۲/۹)

یہ ایک اجتہادی قاعدہ ہے' کوئی نص شرعی نہیں ہے اس لئے اس میں اہل علم کا اختلاف ہوسکتا ہے۔

وہ جانور جن کے مارنے کا حکم ہے:

١/ چوہیا

٢/ بچھو

٣/ حدیا (چیل)

٤/ کوا

٥/ پاگل کتا

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (**خمس فواسق یقتلن فی الحرم' الفأرة والعقرب' والحدیا' والغراب والکلب العقور**) (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''پانچ جانوروں کو حرم میں بھی مارا جائے گا چوہیا' بچھو' چیل' کوا' اور پاگل کتا''۔

٦/ ہر قسم کے سانپ:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (**اقتلوا الحیات**) (بخاری ومسلم)

یعنی: تمام سانپوں کو مار دو۔ یا ہر زہریلے جانور کو مار دو۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سانپ اور بچھو کا کھانا حرام ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔(الفتاوی ۶۰۹/۱۱)

۷/ چھپکلی: آپ ﷺ نے اس کو مارنے کا حکم دیا ہے اور اس کو فاسق کہا ہے۔(صحیح مسلم)

<u>قاعدہ نمبر(۱۰) ہر وہ جانور جس کو شریعت میں مارنے سے منع کیا گیا ہے اس کا کھانا حرام ہے:</u>

اگر اس کا کھانا جائز ہوتا تو اس کو مارنے سے منع نہیں کیا جاتا' یہ سابق قاعدہ نمبر(۹) کے برعکس ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس جانور کو بھی قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے اس میں دو وجوہات میں سے کوئی ایک وجہ ضرور پائی جاتی ہے:

(۱) اس ذات کی حرمت کا لحاظ کرتے ہوئے اسے قتل کرنے سے منع کیا گیا جیسے انسان۔

(۲) یا اس کے گوشت کے حرام ہونے کی وجہ سے اسے مارنے سے منع کیا گی جیسے ہدہد(Hoopoe)'اور لٹورا۔(معالم السنن ۲۰۴/۴)

<u>وہ جانور یا پرندے جن کو مارنے سے منع کیا گیا ہے:</u>

۱/ چیونٹی

۲/شہد کی مکھی

۳/ہدہد

۴/ لٹورا

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے چار جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے اور پھر ان چاروں جانوروں کو بیان کیا۔ (مسند احمد، صحیح سنن ابی داؤد)

۵/مینڈک

نبی اکرم ﷺ نے مینڈک کو علاج کے لئے مارنے سے منع کیا ہے۔ (سنن ابوداؤد سنن نسائی، صحیح الجامع)

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں دلیل ہے کہ مینڈک کھانا حرام ہے، ہر وہ جانور جس کو مارنے سے منع کیا گیا ہے اس کا کھانا حرام ہے اس لئے منع کیا گیا ہے۔ (معالم السنن ۴/۲۰۴)

<u>قاعدہ نمبر (۱۱) کھانے پینے کی چیزیں یا تو حلال ہیں یا حرام، ان میں مکروہ نہیں ہے:</u>

اس لئے کہ مکروہ کا تعلق عبادات سے ہے کھانے پینے سے نہیں، فقہاء کے نزدیک مکروہ کا مطلب ہے: جس کا نہ کرنا اچھا ہو لیکن کرنے پر گناہ نہ ہو، کچھ لوگ

جھینگا کوتو کچھ اوجھڑی کوتو کچھ لوگ بکرے کے خصیہ کومکروہ کہتے ہیں یہ سب بلا دلیل ہے، سب کا کھانا جائز ہے ہاں اگرلوگوں کی مرادمکروہ سے طبعی کراہت ہےتو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ہرحلال چیز کا کھانا ضروری نہیں ہے اگرکسی کی طبیعت کوکوئی چیز پسندنہیں ہےتو وہ نہ کھائے لیکن وہ اسے حرام یامکروہ نہیں کہہ سکتا۔

قاعدہ نمبر(۱۲) ہروہ جانور جوصرف پانی میں جیتا ہےاس کا کھانا حلال ہےمردہ ہویازندہ:

اللہ کاارشاد ہے:﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ ﴾(سورۃ المائدۃ: ۹۶)

یعنی:''تمہارے لئے دریا کا شکارکرنااوراس کا کھانا حلال کیا گیا ہے''۔

نبی اکرمﷺ کاارشاد ہے:(هو الطهو رماؤه، الحل ميتته)(مسند أحمد، صحیح الجامع)

ترجمہ:'':اس کا پانی پاک اوراس کےمردےحلال ہیں''۔

آیت اور حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پانی میں پائے جانے والےتمام جانورحلال ہیں، اس عموم سے حدیث رسولﷺ میں مینڈک کے سواءکسی بھی جانورکومستثنی قرارنہیں دیا گیا ہے۔

البتہ اس مسئلہ میں علماء کے یہاں اختلاف پایاجا تا ہے۔

ایک قول تو یہی ہے کہ بلا استثناء سمندر میں پائے جانے والے تمام جانور حلال ہیں، یہ شافعیہ مالکیہ ابن حزم اوزاعی رحمہم اللہ کا قول ہے۔امام البانی اورامام ابن عثیمین رحمہما اللہ نے اسی کوراجح قرار دیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: کہ سمندر میں پائے جانے والے اکثر جانور حلال ہیں لیکن کچھ مستثنی ہیں جیسے مگر مچھ، سانپ وغیرہ یہ حنابلہ کا مشہور قول ہے۔

مگر مچھ اس لئے حلال نہیں کہ وہ چیڑ پھاڑ کرتا ہے، اور سانپ اس لئے حلال نہیں کہ ان کے مارنے کا حکم ہے پھر وہ زہریلے ہوتے ہیں، کچھ علماء اسی کے ساتھ ساتھ دریائی کتا اور کچھوا کو بھی حرام قرار دیتے ہیں۔

تیسرا قول: اگر اسی جیسا جانور خشکی میں کھایا جاتا ہے تو وہ حلال ہے جیسے سمندری گائے سمندری بچھڑا، اور اگر اس جیسا جانور خشکی میں حرام ہے تو وہ حرام ہوگا جیسے دریائی کتا، دریائی سور، دریائی گدھا وغیرہ۔

لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے اس لئے کہ سمندر کا حکم خشکی سے الگ ہے خشکی میں جو دانتوں سے شکار کرے وہ حرام ہے لیکن سمندر میں ایسا نہیں ہے جیسے شارک مچھلی دانتوں سے شکار کرتی ہے لیکن اس کا کھانا حلال ہے اور عموما بڑی مچھلیاں شکار کرتی ہیں۔

سمندری حیوانات کے بارے میں یہ بھی قاعدہ صحیح نہیں ہے کہ جو انڈا دے وہ حلال اور جو بچہ پیدا کرے وہ حرام۔

چوتھا قول: جو صرف پانی میں زندہ رہتا ہے وہ حلال اور جو پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہے وہ حرام جیسے کچھوا' مگر مچھ' دریائی گھوڑا' دریائی کتا۔

پانچواں قول: صرف مچھلی اور جو اس کے حکم میں ہے وہی حلال ہے باقی سب حرام' یہ احناف کا قول ہے جو پہلے قول کے بالکل برعکس ہے۔

ان اقوال میں راجح پہلا قول ہے کیونکہ تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے' والعلم عند اللہ تعالیٰ' ہاں اگر کسی کی طبیعت سمندر میں پائے جانے والے کسی جانور کو کھانا گوارہ نہیں کرتی ہے تو نہ کھائے لیکن وہ حرام نہیں کہہ سکتا۔

<u>قاعدہ نمبر (۱۳) پانی کے تمام پرندے حلال ہیں کیونکہ وہ خشکی اور پانی دونوں میں رہتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ان کو ذبح کر دیا جائے:</u>

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔(المغنی ۳۲۹/۹)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانی کا پرندا جیسے بطخ وغیرہ حلال ہے بشرطیکہ اس کو ذبح کیا گیا ہو' اس کا مردار کھانا حلال نہیں ہے۔(۳۲/۹)

علماء کرام نے ان پرندوں کو اس قاعدے سے مستثنی قرار دیا ہے جو سانپ اور گندگیاں کھاتے ہیں جیسے سارس کی طرح کا ایک پرندہ ہے جس کی گردن اور ٹانگیں خوب لمبی ہوتی ہیں، وہ سانپ اور گندگی وغیرہ کھاتا ہے۔

<u>قاعدہ نمبر (۱۴) ہر وہ پرندہ یا جانور جس کی غذا مردار اور غلیظ ونجس چیزیں ہیں ان کا کھانا حلال نہیں ہے، جب تک کہ اس کا گوشت مزیدار اور پاکیزہ نہ ہو جائے:</u>

چونکہ ایسے جانوروں کی غذا خبیث بدبودار اور غلیظ ونجس چیزیں ہوتی ہیں تو اس کا گوشت بھی اسی طرح بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے اس لئے اس کا کھانا حرام ہوتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: (**نهى رسول الله ﷺ عن أكل الجلالة وألبانها**) (صحیح سنن ترمذی)

ترجمہ: ''نبی اکرم ﷺ نے جلالہ کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع کر دیا ہے''۔

صحیح سنن نسائی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت، جلالہ کے گوشت، اس کے دودھ اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا''۔

<u>وہ جانور جو گندگی ومردار کھاتے ہیں۔</u>

۱/ ابن آوی: لومڑی اور بھیڑیا کے مانند ایک جانور جو گندگی کھاتا ہے۔

۲/ گوبریلا

۳/ گرگٹ

۴/ جلالۃ: ہر اس جانور کو کہتے ہیں جو مردار، غلیظ ونجس اور حرام چیزیں زیادہ کھاتا ہو۔

ہاں اگر کوئی ایسا جانور ہو جو پاک اور صاف ستھری چیزیں کھاتا ہے اور کچھ مردار اور غلیظ چیزیں بھی کھاتا ہے تو اس کا کھانا حلال ہے۔

<u>قاعدہ نمبر (۱۵) ہر طرح کے کیڑے مکوڑے جیسے مکھی مچھر، صراصر (کوکرتج) وغیرہ حرام ہیں:</u>

کیونکہ وہ نجاست اور گندگی کی جگہوں پر بیٹھتے ہیں، اور وہی ساری چیزیں کھاتے ہیں، ہاں شریعت میں جس کے کھانے کی دلیل ہے وہ حلال ہوگا جیسے ٹڈی۔

<u>قاعدہ نمبر (۱۶) دو ایسے جانور جس میں سے ایک حلال جبکہ دوسرا حرام ہو ان دونوں کی جفتی کرانے سے جو جانور پیدا ہوگا وہ حرام ہوگا جیسے خچر:</u>

ہاں اگر دونوں جانوروں کا کھانا حلال ہے تو دونوں کی جفتی کرانے سے جو جانور پیدا ہوگا اس کا کھانا جائز ہوگا جیسے گھوڑا جنگلی گدہی سے جفتی کرے، یا جنگلی گدہا

گھوڑی سے جفتی کرے تو جو بھی جانور پیدا ہوگا اس کا کھانا حلال ہوگا۔

<u>قاعدہ نمبر(۱۷) حلال جانور کی ہر وہ چیز جو نقصان دہ نہ ہو یا وہ خبیث وگندہ نہ ہو اس کا کھانا حلال ہے اور اس کی مادہ کا دودھ بھی حلال ہے:</u>

جیسے بکری، اس کی ہر چیز کھا سکتے ہیں اس کا تھن، اوجھڑی، دماغ، چمڑا، آنکھ، کان، ہڈیوں میں پائے جانے والے گودے، اسی طرح بکرے کا خصیہ وغیرہ سب حلال ہے، البتہ اس کی سینگ، دانت، ہڈیاں، بال، پیٹ میں پائی جانے والی گندگی، یہ سب حرام ہے یا تو وہ ناقابل استعمال ہیں جیسے سینگ، بال اور ہڈیاں، یا وہ گندگی ہے۔

<u>قاعدہ نمبر(۱۸) جو جانور حرام ہیں ان کی کوئی بھی چیز کھانا حلال نہیں ہے اور نہ اس کی مادہ کا دودھ پینا حلال ہے:</u>

جیسے گدھی، شیرنی کا دودھ وغیرہ سب حرام ہے۔

<u>قاعدہ نمبر(۱۹) مجبوری میں جان بچانے کے لئے حرام جانور کھانا حلال ہے:</u>

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [النحل:۱۱۵]

یعنی: ''تم پر صرف مرداراور بہا ہوا خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سواء دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر جو شخص مجبور ہو جائے وہ خواہشمند اور زیادتی کرنے والا نہ ہو تو بلاشبہ اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے''۔

بھوک کی اضطراری کیفیت اور مجبوری میں مذکورہ محرمات کے کھانے کی اجازت ہے بشرطیکہ اللہ کی نافرمانی اور حد سے تجاوز کرنا مقصد نہ ہو صرف جان بچانا مقصود ہو۔

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيْ مَا أُوْحِيَّ اِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهُ اِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَّسْفُوْحاً أَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[سورۃ الأنعام:۱۴۵]

یعنی: ''آپ فرما دیجئے! کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو پھر جو شخص مجبور ہو جائے اور وہ خواہشمند اور زیادتی کرنے والا نہ ہو تو واقعی آپ کا رب بخشنے والا و مہربان ہے''۔

قاعدہ نمبر(۲۰) ہر حلال جانور کا کھانا ضروری نہیں ہے البتہ ہر حرام جانور کے کھانے سے اجتناب ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (سورۃ التغابن:١٦)
یعنی: (کرنے والی چیزوں میں) ''استطاعت بھر اللہ سے ڈرو''۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **(اذا أمرتكم بشیء فأتوا منه مااستطعتم واذا نهيتكم عن شیء فاجتنبوه)** (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو استطاعت بھر کرو اور جب کسی چیز سے منع کردوں تو اس سے مکمل اجتناب کرو''۔

یہ حدیث معنوی محرمات جیسے شرک وکفر کے ساتھ حسی محرمات پر بھی دلالت کرتی ہے۔

یہ چند فقہی وعلمی قواعد وضوابط تھے جنہیں کتاب وسنت صحیحہ اور علماء سلف کے اقوال کی روشنی میں جمع کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال رزق عطا فرمائے اور ہر حرام چیز سے دور رکھے آمین۔

فہرست موضوعات

موضوعات	صفحہ
مقدمہ	۲
قاعدہ نمبر(۱) اللہ ہی تحلیل وتحریم کا حق رکھتا ہے	۱۰
قاعدہ نمبر(۲) اللہ نے جو چیزیں حلال کی ہیں وہ پاکیزہ ہیں۔۔۔۔	۱۲
قاعدہ نمبر(۳) حیوانات، دنیاوی معاملات، اور کھانے پینے کی چیزوں میں اصل	۱۴
جن جانوروں کے حلال ہونے کی دلیل کتاب وسنت میں بصراحت۔۔۔	۱۶
وہ جانور جن کی حرمت پر کتاب وسنت میں صراحت کے ساتھ نصوص۔۔۔	۱۹
قاعدہ نمبر(۴) حلال جانوروں میں سے جس کو غیر شرعی طریقہ سے جیسے۔۔۔	۲۱
آیۃ میں واردالفاظ کی وضاحت	۲۲
ایک جانور کا گوشت کھانا اسی وقت حلال ہوتا ہے جب اس کی اندر یہ تمام۔۔۔	۲۵
غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے کی بہت ساری صورتیں ہیں۔۔۔	۲۹
قاعدہ نمبر(۵) جانوروں میں سے ہر پاکیزہ جانور کا کھانا حلال اور ہر خبیث۔	۳۱
وہ جانور جو خبیث ومضر ہیں اور ان کا کھانا حرام ہے	۳۲
قاعدہ نمبر(۶) جانوروں کی حرمت کا تعلق عربوں کی طبیعت سے نہیں ہے	۳۳
قاعدہ نمبر(۷) چیڑ پھاڑ کرنے والا ہر درندہ حرام ہے	۳۴

موضوعات	صفحہ
قاعدہ نمبر(۸) پنجوں سے شکار کرنے والا ہر پرندہ حرام ہے	۳۵
قاعدہ نمبر(۹) ہر وہ جانور جس کو مارنے کا حکم دیا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے	۳۵
وہ جانور جن کے مارنے کا حکم ہے	۳۶
قاعدہ نمبر(۱۰) ہر وہ جانور جس کو شریعت میں مارنے سے منع کیا گیا ہے اس کا۔	۳۷
وہ جانور یا پرندے جن کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔	۳۷
قاعدہ نمبر(۱۱) کھانے پینے کی چیزیں یا تو حلال ہیں یا حرام' ان میں مکروہ نہیں ہوتا	۳۸
قاعدہ نمبر(۱۲) ہر وہ جانور جو صرف پانی میں جیتا ہے اس کا کھانا حلال ہے مردہ۔	۳۹
قاعدہ نمبر(۱۳) پانی کے تمام پرندے حلال ہیں	۴۱
قاعدہ نمبر(۱۴) ہر وہ پرندہ یا جانور جس کی غذا مردار اور غلیظ ونجس چیزیں ہیں۔۔	۴۲
وہ جانور جو گندگی ومردار کھاتے ہیں	۴۳
قاعدہ نمبر(۱۵) ہر طرح کے کیڑے مکوڑے جیسے مکھی مچھر' صراصر (کوکریچ)	۴۳
قاعدہ نمبر(۱۶) دو ایسے جانور جس میں سے ایک حلال جبکہ دوسرا حرام ہو۔۔۔	۴۳
قاعدہ نمبر(۱۷) حلال جانور کی ہر وہ چیز جو نقصان دہ نہ ہو یا وہ خبیث وگندہ نہ ہو	۴۴
قاعدہ نمبر(۱۸) جو جانور حرام ہیں ان کی کوئی بھی چیز کھانا حلال نہیں ہے۔۔۔	۴۴
قاعدہ نمبر(۱۹) مجبوری میں جان بچانے کے لئے حرام جانور کھانا حلال ہے	۴۴

صفحہ	موضوعات
۴۶	قاعدہ نمبر(۲۰) ہر حلال جانور کا کھانا ضروری نہیں ہے البتہ ہر حرام جانور۔۔۔
۴۷	فہرست موضوعات

خـتم شد